السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا ایک چچازاد بھائی ایک بینک میں کلرک کے طور پر کام کرتا ہے۔ اسے بعض علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ وہ یہ کام نہ کرے اور اسے چھوڑ کر کوئی اور ملازمت تلاش کرے۔ آپ رہنمائی فرمائیں، کیا اس کے لیے بینک میں کام کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جنہوں نے مذکورہ فتویٰ دیا ہے انہوں نے بہت اچھا فتویٰ دیا ہے کیونکہ سودی بینکوں میں کام کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ گناہ اور ظلم کی باتوں میں تعاون ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ...۲ سورة المائدة

"اور نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں تم ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔"

اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے، لکھنے والے اور دونوں گواہی دینے والوں پر لعنت کی اور فرمایا:

(ہم سواء) (صحیح مسلم، المساقاة، باب لعن آکل الربا و مؤکلہ، ح: 1598)

"یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج2ص520

محدث فتویٰ